OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

المقاصد الحسنۃ میں امام سخاوی کے منہج واسلوب کا تحقیقی مطالعہ

A Research Study of Imam Al-Sakhawi's Methodology and Style in Al-Maqasid Al-Hasanah

Dr. Rizwan Ali
PhD Govt College University Faisalabad.
Email: 6715000@gmail.com

Dr. Syed Mujeeb ur Rehman
Lecturer, Department of Seerat Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad.
Email: syed.mujeeb@aiou.edu.pk

Received on: 11-01-2024 Accepted on: 17-02-2024

Abstract

Hadith is the second most important source of Islamic Law. *MUHADDITHIN* have tried to secure this source by compiling proper books regarding Prophetic sayings and biography of narrators of Hadiths as well. Similarly, they also tried their best to collect and arrange in shape of books all the sentences and Hadiths which were common among the people of different classes. Some of which were authentic and some were *ZA`IF or MAUZU`*. Such books are known among the Islamic scholars *as KUTUBU AL AHADITH AL MUSHTAHARAH* and *IMAM SAKHAVIY's* Book *AL MAQASID AL HASANAH* is the most important book among these books. In this article, an attempt will be made to make clarification about *AL AHADITH AL MUSHTAHARAH* and methodology *of IMAM SAKHAVIY in AL MAQASID AL HASANAH* will also be discussed in detail.

Keywords: Al Ahadith Al Mushtaharah, Imam Sakhaviy, Al Maqasid Al Hasanah

تمہید:

حدیث، شریعت اسلامیہ کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے، محدثین نے احادیث رسول اکرم ﷺ اور ان احادیث کو بیان کرنے والے راویانِ حدیث کے احوال تک کو قلم بند کر کے حفاظت حدیث کا فریضہ بطریق احسن سرانجام دیا۔ محدثین نے اس عظیم کام کو اتنی جانفشانی اور عرق ریزی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا کہ کوئی بھی ایسا راستہ کھلا نہیں چھوڑا جہاں سے کوئی ذخیرہ احادیثِ رسولِ امی ﷺ پر نقب لگا سکے۔ انہوں نے صرف احادیث رسول ﷺ ہی کو قلم بند نہیں بلکہ جن لوگوں نے ان جوامع الکلم اور مقدس و معطر ارشادات و فرمودات میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کرنے یا ملاوٹ کرنے کی کوشش کی، اس بد طینت کی اس جسارت کو بھی احاطہ تحریر میں لائے تاکہ کوئی سادہ لوح یا بعد کے دور میں آنے والے مسلمان ایسی باتوں سے دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اسی طرح محدثین نے ان جملوں اور روایات کو بھی جمع کرنے کا اہتمام کیا جو عوام

الناس یا مختلف طبقات میں زبان زد عام تھیں، ان میں کچھ روایات صحیح السند بھی ہیں کچھ ضعیف اور موضوع بھی۔ محدثین نے ایسی روایات کو جمع کر کے کتب تالیف کیں اور ان روایات کے حکم کے بارے ضخیم کتب منصہ شہود پر لائے تاکہ ذخیرہ احادیث کی خدمت اور حفاظت کا کام اپنی تکمیل کو پہنچے۔ ایسی ہی کتب میں سے ایک اہم کتاب "المقاصد الحسنہ " ہے جس کو امام سخاویؒ نے تالیف فرمایا۔ آئندہ سطور میں اس کتاب میں امام سخاوی کے منہج واسلوب کو واضح کیا جائے گا نیز موضوع کو مزید واضح کرنے کے لئے احادیث مشتہرہ کا مفہوم اور اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کی فہرست بھی پیش کی جارہی ہے۔

"مشہور احادیث" کا تعارف

لغوی اعتبار سے مشہور "شھر یشھر " سے اسم مفعول ہے، جس کے معنی کسی چیز کو ظاہر کرنا، پھیلا دینا، واضح کرنا(1)

اصطلاحاً: مشہور حدیث کا محدثین کے نزدیک دو قسم کی احادیث پر اطلاق ہوتا ہے

پہلی: وہ حدیث جو لوگوں میں مشہور ہو جائے اور زبان زد عام ہو۔ جیسے برہان جعبریؒ نے اس کی تعریف یوں کی ہے: "**المشہور : الشائع عندالناس او المحدثین او الفقهاء او الاصولیین**"(2) امام سخاویؒ کے نزدیک "**المشهور ایضا یقع علی ما اشتهر علی الالسنة ، فیشمل ما له اسناد واحد فصاعد ، بل مالایوجد له اسناد اصلا**"(3) یہ بات واضح رہے کہ اس طرح کی مشہور حدیث کے لیے "مشتھر "کا لقب استعمال کیا جاتا ہے۔

دوسری: وہ احادیث جو محدثین کرام کے ہاں ایک خاص معنی میں استعمال ہوتی ہے (جس کا تعلق غریب، عزیز، مشہور اور متواتر سے ہے) جس کے بارے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: "**ماله طرق محصورة باکثر من اثنین**" یا " **مارواه ثلاثة فصاعدا، مالم یجمع شروط التو اتر**"(4)

الاحادیث المشتہرۃ کی تقسیم

"**الاحادیث المشتهرة**" کو دو لحاظ سے تقسیم کیا جاسکتا ہے

1۔ مقبول اور غیر مقبول کے اعتبار سے

جیسے: "**من اتی الجمعة فلیغتسل**" صحیح ہے اور "**من حفظ علی امتی اربعین حدیثا بعث یوم القیامة فقیها**" غیر مقبول ہے

2۔ دوسری تقسیم اس لحاظ سے کی جاسکتی ہے کہ دیکھا جائے گا کہ یہ حدیث کس طرح کے لوگوں میں مشہور ہے۔

کچھ روایات خاص طور پر محدثین میں مشہور ہیں۔ کچھ محدثین، علماء اور عوام الناس سب میں مشہور ہیں، جیسے: "**المسلم من سلم المسلون من لسانه ویده**"(5)

کچھ فقہاء کے ہاں مشہور ہیں، جیسے: "ابغض الحلال عندالله الطلاق"(6)

کچھ اصولیین کے ہاں مشہور ہیں، جیسے: "رفع عن امتی الخطاء والنسیان وماستکرهوا علیه"(7)

کچھ نحویوں کے ہاں مشہور ہیں، جیسے: "نعم العبد صهیب ،لو لم یخف الله لم یعصه"(8)

کچھ اهل السیر کے ہاں مشہور ہیں، جیسے: نبی اکرم ﷺ کا شق صدر کا واقعہ وغیرہ

کچھ عام لوگوں کے ہاں مشہور ہیں جیسے: "اختلاف امتی رحمة"(9)

الاحادیث المشتہرۃ پر لکھی گئی کتب

الاحادیث المشتہرۃ پر باقاعدہ تصانیف بھی لکھی گئیں اور کچھ محدثین اور کبار علماء نے اپنی کتب میں بھی ان کو الگ سے ذکر کیا ہے، "خاتمة سفر السعادة" میں مولف فیروز آبادی (817ھ) نے ان احادیث کا ذکر کیا ہے جو مشہور تو ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں(10)

وہ کتب جو باقاعدہ "الاحادیث المشتهرة" پر لکھی گئیں درج ذیل ہیں:

1-احادیث القصاص: یہ ابن تیمیہؒ کی طرف منسوب رسالہ ہے جو 77 احادیث پر مشتمل ہے۔اس کو ابن تیمیہؒ نے خود تالیف نہیں کیا بلکہ ان کے تلامذہ نے ان کے فتاویٰ سے جمع کیا اور مختلف محققین کی تحقیق کے ساتھ مطبوع ہے۔

2-اللآلی المنثورة فی الاحادیث المشهورة: امام بدر الدین محمد بن عبداللہ زرکشی (794ھ)، یہ کتاب "التذکرة بالاحادیث المشتهرة" کے نام سے معروف ہے۔

3-المقاصدالحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الالسنة: شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (902ھ)

4-التخریج الصغیر والتحبیر الکبیر: یوسف بن حسن بن عبدالہادی، ابن المبرد (909ھ)

5-الدرر المنتثرة فی الاحادیث المشتهرة: جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (911ھ)

6-الغماز علی اللماز: نورالدین علی بن عبداللہ سمہودی مدنی (911ھ)

7-التخریجات المختصرة للاحادیث المشتهرة: علی بن ناصر بن محمد حجازی (915ھ)

8-الدرة اللامعة فی بیان کثیر من الاحادیث الشائعة: شہاب الدین احمد بن محمد بن عبدالسلام المنوفی (931ھ) یہ امام سخاوی کے شاگرد ہیں اور ان کی کتاب کی تلخیص کی ہے۔ یہ کتاب متداول نہیں ہے(11)

9-الشذرة فی الاحادیث المشتهرة: محمد بن طولون الصالحہ (953ھ)

10-البدرالمنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر: عبدالوہاب بن احمد بن علی الشعرانی الشافعی (973ھ)

11۔رسالة فى الاحاديث المشتهرة على الالسنة: ملا علی القاری(1014ھ) یہ مخطوط ہے

12۔مختصر الاحاديث المشتهرة على الالسنة وبيان الصحيح والحسن والضعيف والموضوع على الطريق الحسنة، ملا علی القاری(1014ھ) مخطوط شکل میں ہے اور ممکن ہے کہ دونوں ایک ہی کتاب کے نام ہوں۔

13۔اجوبة الشنو انى على الدرر المنتثرة للسيوطى: ابو بکر بن اسماعیل بن عمر الشنوانی(1019ھ) مخطوط

14۔التذكرة المشهورة على الالسنة: محمود بن صلاح الدین بن عیسی القبانی المقدسی(1043ھ) متداول نہ ہے۔

15۔البدور المنورة فى معرفة رتب الاحايث المشتهرة: احمد بن احمد بن سلامۃ القلیونی(1069ھ)

16۔الاحاديث المشتهرة: ابراہیم بن سلیمان بن محمد الجینینی(1108ھ)

17۔زيادات اتقان ما يحسن من بيان الاخبار الدائرة على الالسن: ابراہیم بن سلیمان بن محمد الجینینی(1108ھ)

18۔الجوهرة النضرة فى الاحاديث المشتهرة: اسماعیل بن عبد الباقی الیازجی(1121ھ) مخطوط

19۔النو افح العطرة فى الاحاديث المشتهرة: محمد بن احمد بن جار اللہ الصعدی الیمنی المعروف بالمشحم الکبیر(1181ھ)

20۔اسنى المطالب فى احاديث مختلفة المر اتب: محمد بن درویش الحوت البیروتی(1276ھ)

21۔تحذير المسلمين من كثير من الاحايث الموضوعة على سيد المرسلين: محمد البشیر ظافر الازہری(1325ھ)

22۔الكو اكب المنتثرة فى الاحاديث المشتهرة: محمد بن ادریس القادری المغربی(1350ھ)

23۔رفع الجهالة والالتباس عما اشتهر من الاحاديث على السنة الناس: محمد بن محمد بن حامد الجرجاوی المراغی(1355ھ)

24۔المشتهر من الحديث الموضوع والضعيف والبديل الصحيح: عبد المتعال محمد الجبری(1415ھ)

25۔احاديث مردودة مشتهرة على السنة الناس: سعید بن صالح الرقیب الغامدی

26۔احاديث مقبولة مشتهرة على السنة الناس: سعید بن صالح الرقیب الغامدی

27۔كشف الباس فى كلمات يقولها كثير من الناس: محمد مکی بن عزوز التونسی(1333ھ)

امام سخاوی کی المقاصد الحسنۃ کا تعارف اور منہج واسلوب

امام سخاوی کا مختصر تعارف:

آپ کا نام حافظ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد السخاوی القاھری ہے، کنیت ابو الخیر اور ابو عبد اللہ ہے۔ مصر کی ایک بستی "سخا" کی طرف نسبت سے سخاوی کہلائے۔ آپ ماہ ربیع الاول میں 831ھ کو پیدا ہوئے اور مدینہ منورۃ میں 16 شعبان 902ھ کو بروز اتوار عصر کے وقت دار فانی سے کوچ کر گئے۔ بروز سوموار صبح کی نماز کے بعد روضہ من ریاض الجنۃ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور

بقیع کے قبرستان میں امام مالکؒ کے قریب دفن کیے گئے(12)

امام سخاویؒ نے محمد بن احمد بن عمر المعروف بالسعودی، عزالدین ابو محمد عبدالرحیم بن محمد بن عبدالرحیم بن علی المصری الحنفی المعروف بابن الفرات، حافظ ابن حجر العسقلانی، ابن البلقینی، شرف الدین ابوزکریا المناوی، احمد بن محمد بن محمد بن حسن الشمنی، زین الدین ابوالعدل قاسم بن قطلوبغا الحنفی جیسے جلیل القدر علماء، فقہا اور محدثین سے کسب فیض کیا(13)

امام سخاوی کی مطبوع و مخطوط تالیفات کی تعداد 30 سے زیادہ ہے جن میں سے "الضوء اللامع لاھل القرن التاسع"، "الغایۃ فی شرح الھدایۃ فی علم الروایۃ لابن جزری" اور "المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتھرۃ علی الالسنۃ" زیادہ مقبول ہیں۔

المقاصد الحسنۃ کا تعارف

امام سخاوی نے اپنی کتاب کا نام "المقاصد الحسنة فی بیان كثیر من الاحادیث المشتهرة علی الالسنة" خود ذکر کیا ہے(14)اور یہ کتاب "المقاصد الحسنۃ" کے مختصر نام سے معروف ہے۔ امام موصوف نے کتاب کے مقدمہ میں اس کتاب کے تالیف کرنے کا بنیادی سبب حدیث رسول ﷺ کی حفاظت ذکر کیا ہے۔

کتاب کا موضوع "مشہور احادیث" ہیں خواہ وہ مرفوع ہوں، موقوف ہوں یا مقطوع اور شہرت عوام الناس میں ہو یا کسی خاص طبقے میں۔

کتاب کے موضوع کے متعلق امام سخاویؒ کتاب کے مقدمہ میں یوں رقمطراز ہیں: "**ابین فیه بالعزو والحکم المعتبر ما علی الالسنة اشتهر، ممایظن اجمالا انه من الخبر، ولا یهتدی لمعرفته الا جهابذة الاثر، وقد لایكون فیه شیء مرفوع و انما هو فی الموقوف او المقطوع وربما لم اقف له علی اصل اصلافلا ابتُّ بفصل فیه قولا غیر ملتزم فی ذلك الاستیفاء**"

کتاب کی ترتیب:

- مولفؒ نے کتاب کی ابتداء مقدمہ سے کی ہے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول عربی ﷺ پر درود و سلام کے بعد انہوں نے کتاب میں اپنے طریقہ کار کو واضح کیا ہے کہ مشہور احادیث کو ذکر کر کے ان کے حکم کو واضح کیا گیا ہے خواہ وہ حدیث مرفوع ہو یا موقوف و مقطوع۔ اس کے بعد مقدمہ میں اپنے سے پہلے اس موضوع پر لکھنے والے ائمہ (امام زرکشی اور ابن تیمیہ) کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد مولف نے واضح کیا ہے کہ میں نے کتاب کو الف بائی ترتیب اور ابواب بندی کے ہر دو طریقوں پر تالیف کیا ہے۔ اور اس کے نام میں الفاظ "حدیث اور شھرۃ" کے لغوی معنی مراد ہیں نہ کی اصطلاحی۔ یعنی مشہور سے مراد وہ مشہور نہیں جس کو دو سے زائد رواۃ روایت کریں بلکہ اس سے مراد وہ حدیث ہے جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہو، اس مختصر مقدمہ کے آخر میں کتاب کا مکمل نام ذکر کیا ہے اور دعاوں والتجاوں پر مقدمہ کا اختتام کیا ہے۔
- مولف نے اپنی اس کتاب میں ترتیب کے دونوں مناہج کو جمع کر دیا ہے پہلے احادیث کو ان کے پہلے کلمات کو مد نظر رکھتے ہوئے الف بائی ترتیب سے جمع کیا ہے۔ اور اس میں ہر حرف تہجی کا باب بنایا ہے ھمزہ سے لے کر حرف الیاء تک۔ پھر ہر حرف تہجی کے باب میں

احادیث کے پہلے کلمے کے پہلے دو حروف کو بنیاد بنا کر ان کو مرتب کیا ہے۔اور اس ترتیب میں مولف "ال" کو خاطر میں نہیں لاتے بلکہ ترتیب میں "ال" کے بعد والے حرف کو مد نظر رکھتے ہیں۔ حرف الیاء کے باب کے بعد مولف نے کتاب کی موضوعات کے اعتبار سے ابواب بندی بھی کی ہے۔اور اس ابواب بندی میں 17 ابواب قائم کیے ہیں پہلا باب "**كتاب الايمان**" کے نام سے ہے اور آخری باب "**كتاب البعث والنشور**" کے نام سے ہے۔ یہاں ہر باب کے تحت صرف مشہور احادیث ہی ذکر کی ہیں ان کی تفصیل یا ان پر حکم کو دوبارہ ذکر نہیں کیا بلکہ اس کے لیے قاری کو اس حدیث کے پہلے کلمہ کے پہلے حرف کو دیکھ کر پچھلی الفبائی ترتیب میں جانا ہو گا۔

المقاصد الحسنہ میں امام سخاوی کا منہج

- مولف ہر حدیث کو درج کرنے سے قبل لفظ "**حديث**" لکھتے ہیں اور اس کتاب میں کل 1356 احادیث کو ذکر کیا ہے۔

  جیسے: حدیث: **آفة الكذب النسيان**(15)

- بعض اوقات مشہور حدیث کا ایک ابتدائی حصہ ذکر کرتے ہیں اور بسا اوقات مکمل ذکر کر دیتے ہیں۔
- اگر کسی حدیث میں کوئی خاص معروف مسئلہ یا موضوع ہو تو حدیث ذکر کرنے کی بجائے اس موضوع کو لکھ دیتے ہیں

جیسے: حدیث: **ابدال** (16)، حدیث: **المهدى**(17) اور اسی طرح حدیث: **هاروت وماروت وقصتهما مع الزهرة**(18)

- حدیث کی تخریج کے لحاظ سے مولفؒ حدیث کے مصادر کا ذکر کرتے ہیں کہ اس حدیث کو فلاں فلاں نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند آخر تک ذکر کرتے ہیں اسی طرح اس حدیث کے مختلف طرق ہوں تو ان کو بھی ذکر کرتے ہیں(19)
- اگر حدیث صحیحین یا ان میں کسی ایک کتاب میں ہو تو ان کا حوالہ دینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور پہلے روای کا نام ذکر کر دیتے ہیں پوری سند ذکر نہیں کرتے جیسے: حدیث نمبر 04 میں لکھتے ہیں: **حديث متفق عليه ، من حديث مالك بن ابى عامر جدمالك بن انس عن ابى هريرة مرفوعا بهذا**(20) حدیث کے شواہد کو بھی ذکر کرتے ہیں یا ان کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں کہ اس موضوع پر فلاں فلاں کی بھی روایت ہے یا ویسے ہی کہہ دیتے ہیں کہ اس موضوع پر دیگر کی بھی روایات ہیں۔ کبھی کبھار حدیث کی تخریج نہیں کرتے بلکہ صرف اس پر حکم لگا دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ جیسے حدیث نمبر ایک ہے۔
- احادیث کے معنی واضح کرنے کے لیے آیات قرآنیہ اور عربی اشعار سے استدلال کرتے ہیں(21)
- جیسا کہ مولف نے مقدمہ میں ذکر کیا کہ وہ احادیث پر حکم لگانے کا اہتمام کریں گے تو وہ احادیث کو ذکر کرنے اور ان کی اسناد وطرق کو ذکر کرنے کے بعد ان کا حکم ذکر کرتے ہیں یہ حکم کبھی خود اپنی طرف سے براہ راست لگاتے ہیں اور کبھی متقدمین اور ماہرین کی آراء کو ذکر کرتے ہیں بہت کم ایسی احادیث ہیں جن پر حکم نہیں لگایا یا ذکر نہیں کیا۔احادیث پر اپنی طرف سے حکم لگاتے ہوئے مولف موصوف: **صحيح ، حسن ، اسناده جيد ، رجاله ثقات ، يقوى الحديث بمجموع الطرق، سنده ضعيف ، سنده ضعيف**

جدا، سنده واه، منكر، منكر جدا، احسبه غير صحيح، منقطع، مرسل، موضوع،لا اصل له،باطل، باطل لا اصل له، ليس هو بصحيح على الاطلاق۔ جیسے الفاظ وتراکیب کا استعمال کرتے ہیں۔کچھ احادیث ایسی ہیں جن پر مولف نے ضعیف ہونے کا حکم لگایا لیکن اس کے معنی کو صحیح قرار دیا(22) جن احادیث سے مولف آگاہ نہیں ہیں ان کے لیے: لاعرفه، لم اقف عليه، لاعلمه جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

دیگر اہل علم اور ماہرین فن جن کے احادیث پر لگائے گئے حکم یا کلام کو وہ ذکر کرتے ہیں ان میں امام احمد بن حنبل،امام بخاری،ابو حاتم، ترمذی، ابن خزیمہ، عقیلی، ابن حبان، دار قطنی، حاکم، بیہقی، ابن جوزی، ابن الصلاح، نووی، ابن تیمیہ، ابن کثیر، عراقی اور ابن حجر رحمهم الله شامل ہیں۔(23)

کبھی کبھار دیگر اہل علم کے اقوال کو ذکر کرکے اس سے اختلاف کرتے بھی دکھائی دیتے ہیں(24)

- روایت پر کلام کرنے کے ساتھ مولفؒ نے رواۃ کی جرح وتعدیل کا اہتمام بھی کیا ہے۔رواۃ پر وہ جا بجا براہ راست اپنی طرف سے کلام کرتے بھی نظر آتے ہیں اور ماہرین علم الرجال کے اقوال کو بھی ذکر فرماتے ہیں۔اپنی طرف سے حکم لگاتے ہوئے: ثقة، صدوق، مجهول، ضعيف، ضعيف جدا، متروك، متهم بالكذب، كذاب وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ائمہ جرح وتعدیل میں سے وہ: ابن معین، بخاری، ابوزرعۃ، ابوحاتم، ترمذی، ابن حبان، دار قطنی، حاکم اور ابن حجر رحمهم الله کے اقوال کر ذکر کرتے ہیں۔(25)اور بسا اوقات رواۃ پر کلام کے متعارض اقوال کو ذکر کرکے ان میں ترجیح دیتے ہیں(26)
- امام سخاوی نے مقدمہ میں اشارۃً ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب میں احادیث کے معنی پر بھی لکھا ہے۔اس سلسلے میں امام موصوف غریب الفاظ کی تفسیر کرتے ہیں(27)اور اگر کسی لفظ کے متعدد معنی ہوں تو ان میں ترجیح دیتے ہیں۔الفاظ کے معنی کے لیے آیات اور اشعار سے استدلال کرتے ہیں۔
- فقہی مسائل پر مشتمل احادیث کو ذکر کرنے کے بعد مسائل فقہیہ پر بھی کلام کرتے ہیں اور فقہا کے اقوال اور بالخصوص شوافع کے اقوال کو ذکر کرتے ہیں اور اگر کسی حدیث کے ساتھ کسی محدث نے فقہی باب باندھا ہو تو اس کی طرف بھی اشارہ فرماتے ہیں(28)
- احادیث میں موجود تعارض کو ذکر کرکے اس کو رفع کرتے ہیں(29)

المقاصد الحسنۃ میں امام سخاویؒ کے مصادر

امام سخاوی نے مقدمہ میں یہ واضح کیا کہ انہوں نے اس کتاب سے پہلے لکھی گئی جن کتب سے استفادہ کی ان میں امام زرکشیؒ اور ابن تیمیہؒ کی کتب شامل ہیں۔یہ وہ کتب ہیں جو خاص مشہور احادیث کے موضوع پر ہیں ان کے علاوہ امام سخاوی نے جن کتب سے استفادہ کیا ان کی ایک طویل فہرست ان کی کتاب کو پڑھنے کے بعد سامنے آتی ہے۔

ان کتب میں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، جامع ترمذی، سنن نسائی، ابن ماجہ، السنن الکبریٰ، موطا امام مالک، سنن دارمی، مصنف عبدا

لرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن سعید بن منصور، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، شرح معانی الآثار، مشکل الآثار، السنۃ لابی الشیخ، مستخرج ابی نعیم، متدرک حاکم، مسند الشہاب لقضاعی، سنن کبریٰ بیہقی، معرفۃ السنن، شعب الایمان، شرح السنۃ لبغوی، مسند طیالسی، مسند احمد، مسند اسحاق، مسند عبد بن حمید، مسند ابن منیع، مسند ابن ابی عمر العدنی، مسند حسن بن سفیان، مسند بزار، مسند ابی یعلیٰ، معجم طبرانی، تہذیب الآثار طبری، مسند دیلمی، کتاب الزھد لابن مبارک، کتاب الزھد لاحمد، کتاب الزھد للبیہقی، الادب المفرد للبخاری، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، الاسخیاء للدارقطنی، کتاب الریاضۃ لابی نعیم، السواک لابی نعیم، القضاۃ والشھود للنقاش، الایصال لابن حزم، امثال الحدیث لابی احمد العسکری، امثال الحدیث للقاضی الرامھرمزی، السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق، دلائل النبوۃ لابی نعیم، دلائل النبوۃ للبیہقی، الشفا: عیاض، معجم الصحابۃ للبغوی، معرفۃ الصحابہ لابن مندہ، معرفۃ الصحابۃ للعقیلی، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، معجم الصحابہ لابن قانع، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر، اسد الغابۃ لابن اثیر، الاصابہ لابن حجر، التاریخ الکبیر للبخاری، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، الثقات لابن حبان، المجروحین لابن حبان، الکامل لابن عدی، تہذیب الکمال للمزی، میزان الاعتدال للذہبی، الطبقات الکبریٰ لابن سعد، طبقات المحدثین باصبھان لابی الشیخ، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، اخبار اصفہان لابی نعیم، تاریخ نیشاپور حاکم، تاریخ بغداد للخطیب، تاریخ دمشق لابن عساکر، الکنٰی للدولابی، الکنٰی للنسائی، آداب الشافعی ومناقبہ، لابن ابی حاتم، مناقب الشافعی للبیہقی، مناقب احمد للبیہقی، تخریج احادیث الکشاف للزیلعی، البدر المنیر لابن الملقن، المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، التلخیص الحبیر لابن حجر، العلل للترمذی، العلل لابن ابی حاتم، العلل للدارقطنی، الموضوعات لابن جوزی، موضوعات الصغانی، بیان الوھم والایھام لابن القطان، العلل المتناھیۃ لابن جوزی، غریب الحدیث لابن جوزی، غریب الحدیث لابی عبید، غریب الحدیث للخطابی، الفائق فی غریب الحدیث للزمخشری، النھایہ لابن الاثیر، معالم السنن للخطابی، التمہید لابن عبد البر، شرح النووی علی صحیح مسلم، شرح جامع الترمذی لابن العربی، شرح جامع الترمذی للعراقی، فتح الباری لابن حجر، معرفۃ علوم الحدیث للحاکم، الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع لابن عبد البر، جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر، مقدمۃ ابن الصلاح، الاقتراح لابن دقیق العید، تفسیر طبری، تفسیر ثعلبی، تفسیر قرطبیؒ، تفسیر زمخشری، تفسیر ابن کثیر، الام للشافعی، محاسن الشریعۃ للقفال، نھایۃ المطلب لامام الحرمین، الوسیط للغزالی، مشکل الوسیط لابن الصلاح، الشرح الکبیر للرافعی، المجموع للنووی وغیرھا۔

المقاصد الحسنہ پر ہونے والا کام

امام سخاوی کی اس کتاب کو ان کی زندگی ہی میں مقبولیت حاصل ہو گئی تھی، علمائے فن نے اس کتاب کو پڑھنا، سماعت کرنا اور نقل کرنا شروع کر دیا۔ اس کے علاوہ اس کتاب پر سب سے زیادہ جو کام ہوا وہ اس کی تلخیص اور اختصار کا ہے متعدد علماء نے اس کتاب کی تلخیص واختصار کیا جو مخطوط و مطبوع شکل میں آج دنیا کے مختلف کتب خانوں کی زینت ہے۔

1۔ التخریجات المختصرۃ للاحادیث المشتھرۃ: علی بن ناصر بن محمد المکی الشافعی (ابن ناصر الحجازی) نے اس کتاب میں المقاصد کی احادیث، ان کے مصادر اور ان کے حکم کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا۔

2-مختصر المقاصد الحسنة: جمال الدین محمد بن عمر بن مبارک الحضرمی (930ھ) اس کو عبدالقادر العدروس نے "تجريد المقاصد عن الاسانيد والشواهد" کے نام سے ذکر کیا ہے(30)

3-الدرة اللامعة فى بيان كثير من الاحاديث الشائعة: شہاب الدین احمد بن محمد بن عبدالسلام (931ھ) یہ امام سخاوی کے شاگرد ہیں۔

4-تمييز الطيب من الخبيث فيما يدور على السنة الناس من الحديث: عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الشیبانی ابن الدیبع (944ھ) یہ المقاصد الحسنہ کے اختصارات میں سے مشہور ترین کتاب ہے جوان کے تلمیذ نے قلم بند کی اور یہ کتاب مطبوع ہے۔

5-تلخيص المقاصد الحسنة: محمد بن احمد بن عبدالعزیز ابن النجار الفتوحی الحنبلی (972ھ) اس کو صاحب کشف الظنون نے ذکر کیا ہے(31)

6-تحرير المقاصد الحسنة فى تخريج الاحاديث الدائرة على الالسنة: احمد بن عبداللہ بن احمد بن ابراہیم ابن الوزیر الیمنی (985ھ) یہ مخطوط شکل میں ہے(32)

7-مختصر المقاصد الحسنة: محمد بن عبدالباقی الزرقانی (1122ھ) یہ کتاب مطبوع ہے

8-اس کے علاوہ اس کتاب کو مختلف محققین کی تحقیق کے ساتھ مختلف کتب خانوں نے شائع کیا ہے۔

المقاصد الحسنۃ کے اثرات

المقاصد الحسنۃ امام سخاوی کی وہ مایہ ناز تالیف ہے جس نے بہت جلد مقبول عام کا درجہ حاصل کر لیا علماء نے اس سے اخذ واستفادہ کرنا شروع کیا اور جس نے بھی اس کتاب کے بعد اس موضوع پر کتاب لکھی اس نے المقاصد کی طرف رجوع لازمی کیا اور اس سے سینکڑوں مقامات اپنی کتب میں نقل کیے۔ علی بن محمد بن محمد المنوفی (939ھ) نے اپنی کتاب "الوسائل السنية من المقاصد السخاوية والجامع والزوائد الاسيوطية" میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے امام سخاوی کی کتاب کو بنیاد بنایا(33)

الشذرة فى الاحاديث المشتهرة میں محمد بن علی بن احمد بن طولون الدمشقی (953ھ) نے امام سیوطی اور امام زرکشی کی کتب کے علاوہ امام سخاوی کی اس کتاب سے بھی اخذ واستفادہ کیا۔ اور یہ کتاب مطبوع ہے۔

البدر المنير فى غريب احاديث البشير النذير میں عبدالوھاب بن احمد بن علی الشعرانی (973ھ) نے امام سخاوی اور امام سیوطی کی کتب سے احادیث کا انتخاب (34) کر کے تقریباً 2300 احادیث پر مشتمل کتاب لکھی جو مطبوع ہے۔

اتقان ما يحسن من بيان الاخبار الدائرة على الالسن، اس کتاب کو نجم الدین محمد بن محمد بن محمد الغزی العامری القرشی الدمشقی (1061ھ) نے امام سخاوی، زرکشی اور سیوطی کی کتب جمع کر کے تالیف کیا یہ کتاب بھی مطبوع ہے۔

كشف الخفاء ومزيل الالباس عما اشتهر من الاحاديث على السنة الناس: اس کتاب کو اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحی (1162ھ) نے تالیف کیا اور اس کے مقدمہ میں مولف نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے سے پہلے اس موضوع پر لکھی گئی تمام تالیفات کا اختصار کر کے اس کتاب کو تالیف کیا ان کتب میں امام سخاوی کی المقاصد الحسنہ بھی شامل ہے۔ یہ کتاب بھی مطبوع ہے۔

اس کے علاوہ علی بن محمد بن عراق الکنانی (963ھ) نے اپنی کتاب "**تنزيه الشريعة المرفوعة عن الاحاديث الشنيعة الموضوعة**" میں ، محمد بن طاہر صدیقی القتنی (986ھ) نے اپنی کتاب "**تذكرة الموضوعات**" میں ، علی بن محمد بن سلطان ملا علی قاری (1014ھ) نے اپنی کتب: "**الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة** اور **المصنوع فی معرفة الحديث الموضوع**" میں، محمد بن علی الشوکانی (1250ھ) نے "**الفوائد المجموعة فی الاحاديث الموضوعة**" میں، محمد بن درویش بن محمد الحوت البیروتی (1277ھ) نے "**اسنى المطالب فی احاديث مختلفة المراتب**" میں اور محمد ناصر الدین الالبانی (1420ھ) نے "**سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة**" میں امام سخاوی کی المقاصد الحسنۃ کے کئی کئی مقامات سے نقل کیا ہے جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

المقاصد الحسنۃ کی مقبولیت اور نمایاں خصوصیات

- المقاصد الحسنہ کو اللہ تعالیٰ نے مولف کی زندگی ہی میں مقبولیت اور شہرت سے نوازا، محدثین کرام نے امام موصوف کی زندگی ہی میں اس کتاب کو پڑھنا، سننا اور نقل کرنا شروع کر دیا۔
- امام سخاوی کے معاصرین اور بعد میں آنے والے جس بھی محدث نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اس نے اس عظیم المرتبت کتاب سے اخذ و استفادہ ضرور کیا۔
- اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب کے تالیف کرنے کا مقصد احادیث رسول اکرم ﷺ کی حفاظت کرنا ہے
- یہ کتاب اپنی نوعیت کی دلچسپ کتاب ہے جس میں مشہور احادیث کو نہ صرف کہ جمع کیا گیا بلکہ ان احادیث کے توابع اور شواہد کو بھی ایک جگہ جمع کر دیا گیا۔
- احادیث مشتھرۃ کی باقاعدہ طور پر تخریج کرنے کا اہتمام کیا گیا
- حدیث کے اگر زیادہ طرق تھے تو اس کتاب میں ان کو بھی جمع کیا گیا
- احادیث جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر صحت وضعف کے لحاظ سے حکم لگایا گیا اور ساتھ ساتھ رواۃ حدیث پر بھی کلام کرنے کا اہتمام کیا گیا۔
- جہاں فقہی موضوعات پر مشہور احادیث ذکر کیں تو ان پر امام موصوف نے فقہی انداز میں بحث بھی کی۔

- احادیث میں مشکل اور غریب الفاظ کے مفہوم کو واضح کرنے کا اہتمام کی گیا۔
- اس کتاب کی یہ بھی خصوصیت بہت نمایاں ہے کہ اس کتاب کو مولف نے ہر دو ترتیب، الفبائی اور موضوعاتی، میں مرتب کرنے کا اہتمام کیا۔
- اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ بیسیوں محدثین نے اس کتاب پر کام کیا اور اس کی تلخیصات کیں۔
- اس کتاب پر آج تک کام جاری ہے اور مختلف محققین اپنی اپنی بساط میں اس کتاب پر تحقیق کر رہے ہیں۔

کتاب کی طبعات

- کتاب کی پہلی طبع جس کو طبع ہندیہ کہا جاتا ہے 1304ھ میں ہوئی۔
- 1375ھ میں عبداللہ محمد الصدیق الغماری کی تحقیق کے ساتھ قاہرہ سے طبع ہوئی۔
- 1399ھ میں دار الکتب العلمیۃ نے غماری کی تحقیق کو شائع کیا۔
- 1407ھ میں دار الکتب نے ہی اس کو دوبارہ شائع کیا۔
- 1405ھ میں دار الکتب العربی نے اس کتاب کو محمد عثمان الخشت کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا
- 1439ھ میں دار المیمنۃ دمشق نے اس کتاب کو عبد المعطی بن عبد الرزاق البکور کی تحقیق سے شائع کیا۔

حوالہ جات

(1) ابن منظور، محمد بن مکرم جمال الدین الافریقی المصری، ابو الفضل، دار صادر، بیروت لبنان، باب: ر، فصل: الشین المعجمۃ، ج:4، ص:431

☆ نووی ابوزکریا محی الدین بن شرف، تہذیب الاسماء واللغات، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ج:3 ص:167

(2) جعبری، برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن عمر بن ابراہیم، رسوم التحدیث فی علوم الحدیث، دار ابن حزم، بیروت لبنان، ط اول، 1421ھ، ص:79

(3) سخاوی، شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن، الحافظ، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث، مکتبہ دار المنہاج، ط اول، 1426ھ، ج:4، ص:13

(4) العسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن حجر، الحافظ، نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر، مکتبۃ الملک فھد الوطنیۃ، الریاض، ط اول، 1422ھ، ص:49

(5) سخاوی، شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن، ابو عبد اللہ، الحافظ، المقاصد الحسنہ، دار الکتاب العربی، بیروت، ط: اول، 1985م، حدیث:1025

(6) ایضاً، حدیث:10

(7) ایضاً، حدیث:178

(8) ایضاً، حدیث:1259

(9)ایضاً،حدیث:467

(10)کتانی،عبدالحہ بن عبدالکبیر،فہرس الفہارس والاثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات،دار الغرب الاسلامی،بیروت،

ط:دوم،1982م،ج:2،ص:908

(11)حاجی خلیفہ،کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون،دار احیاء التراث العربی،ج:2،ص:1780

(12)مزید تفصیل کے لیے دیکھیے:

☆ البغدادی،یاقوت بن عبداللہ الحموی الرومی،ابوعبداللہ،شہاب الدین،معجم البلدان،دار صادر،بیروت لبنان،ج:3،ص:196

☆ سخاوی،الضوء اللامع لاھل القرن التاسع،دار مکتبۃ الحیاۃ،بیروت،ج:8،ص:02

☆ شوکانی،محمد بن علی،البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن التاسع،دار لفکر،ط:اول،1419ھ،ج:2،ص:186

☆ عماش،بدبن محمد بن محسن،الدکتور،الحافظ السخاوی وجھودہ،مکتبۃ الرشد،ط:اول،1421ھ،ج1،ص:32

☆ مشہور سلمان واحمد الشقیرات،مولفات السخاوی،دار ابن حزم،ط:اول،1419ھ

(13)الضوء اللامع،ج:4،ص:186—ج:7،ص:30-ج:3،ص:213-ج:10،ص:254-ج:2،ص:174-ج:6،ص:186

(14)الضوء اللامع،ج:8،ص:18

(15)المقاصد الحسنۃ،حرف الھمزہ،حدیث نمبر:02،ص:39

(16)ایضاً،حدیث:8

(17)ایضاً،حدیث:1217

(18)ایضاً،حدیث:1271

(19)ایضاً،حدیث:0

(20)ایضاً،حدیث:04

(21)ایضاً،حدیث:53اور حدیث:14

(22)ایضاً،حدیث:14

(23)تفصیل کے لیے دیکھیے حدیث نمبر:40،46،38،97،98،90،103،60،88،11،71،133،23،219،141،49

(24)ایضاً،حدیث:48

(25)ایضاً،حدیث نمبر:47،211،171،75،50،90،61،121

(26)ایضاً،حدیث:50

(27)ایضاً،حدیث:38،57

(28)ایضاً،حدیث:43

(29)ایضاً،حدیث:27

(30)العیدروس،عبدالقادر بن شیخ بن عبداللہ،النور السافر عن اخبار القرن العاشر،دار صادر،ط:اول،2001م،ص:207

(31) کشف الظنون، ج:2، ص:1780

(32) فھارس آل البیت، ج:1، ص:331

(33) کشف الظنون، ج:2، ص:2007

(34) کتانی، محمد جعفر، الرسالۃ المستطرفۃ، دار البشائر، ط: چہارم، 1406ھ، ص:191

References

(1) Ibn Manzoor, Muhammad bin Makram Jamal al-Din al-Afriqi al-Masri, Abul Fazl, Dar Sadir, Beirut, Lebanon, Chapter: R, Chapter: Al-Shain Al-Mu'jama, Vol.: 4, P.: 431

- Nawi Abu Zakaria Muhyiddin bin Sharaf, Tehzeeb al-Asmaa wa l-Laghat, Dar al-Kitab al-Ilamiya, Beirut, Lebanon, Vol. 3, p. 167.

(2) Jabari, Burhan al-Din Abu Ishaq Ibrahim bin Umar bin Ibrahim, Rasum al-Tahdeeth fi Ulum al-Hadith, Dar Ibn Hazm, Beirut Lebanon, Vol. 1, 1421 AH. P: 79

(3) Sakhavi, Shams al-Din Muhammad bin Abd al-Rahman, al-Hafiz, Fateh al-Mughith in the Book of al-Fiyyah al-Hadith, Muktaba Dar al-Manhaj, vol. 1, 1426 AH, vol. 4, p. 13

(4) Al-Asqalani, Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Hajar, Al-Hafiz, Nizhah al-Nazar in the explanation of takbah al-fikr in the term of Ahl al-Athar, Maktab al-Mulk Fahd al-Wataniyyah, Riyadh, Volume 1, 1422 AH, page: 49

(5) Sakhawi, Shams al-Din Muhammad bin Abd al-Rahman, Abu Abdullah, Al-Hafiz, Al-Maqasid al-Hasanah, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, Vol. 1, 1985 AD, Hadith: 1025

(6) Ibid, Hadith: 10

(7) Ibid, Hadith: 178

(8) Ibid, Hadith: 1259

(9) Ibid, Hadith: 467

(10) Katani, Abd al-Hay bin Abd al-Kabeer, Fahrs al-Fahrs wa al-Tafib and Majj al-Ma'ajm wa al-Mashikhat wa al-Salaslat, Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, I: II, 1982, C: 2, p: 908

(11) Haji Khalifa, Kashf al-Dhanun on Asami al-Kitab and Al-Funun, Dar Ihya al-Trath al-Arabi, Vol. 2, p. 1780.

(12) For more details see:

- Al-Baghdadi, Yaqut bin Abdullah al-Hamwi Al-Rumi, Abu Abdullah, Shahab al-Din, Mujam al-Buldan, Dar Sadir, Beirut, Lebanon, vol.3, p.196.
- Sakhawi, Al-Abdu'l-ul-Laami Lahl al-Qarn 9th, Darmuktab al-Hayat, Beirut, vol.8, p.02
- Shoukani, Muhammad bin Ali, Al-Badr al-Tala bimhasan min after the 9th century, Dar al-Fikr, I: I, 1419 AH, Vol: 2, p: 186
- Amash, Bad bin Muhammad bin Mohsin, al-Daktor, al-Hafiz al-Sakhavi and Juda, Maktab al-Rashid, 1:1, 1421 AH, 1c:1, p: 32
- The famous Salman and Ahmad al-Shaqirat, authored by Al-Sakhavi, Dar Ibn Hazm, Vol. 1, 1419 AH.
- (13) Al-Hawwar Al-Ima, Vol.: 4, P.: 186 - Vol.: 7, P.: 30-Vol.: 3, P: 213-Vol.: 10, Vol.: 254-Vol.: 2, Vol. P.: 186

(14) Al-Hawwar Al-Ima, Vol.: 8, P.: 18

(15) Al-Maqasid al-Hasanah, Haraf al-Hamza, Hadith No: 02, p: 39

(16) Ibid, Hadith: 8

(17) Ibid, Hadith: 1217

(18) Ibid, Hadith: 1271

(19) Ibid, Hadith: 0

(20) Ibid, Hadith: 04

(21) Ibid, Hadith: 53 and Hadith: 14
(22) Ibid, Hadith: 14
(23) For details, see hadith numbers: 49, 141, 219, 23, 133, 71, 11, 88, 60, 103, 90, 98, 97, 38, 46, 40.
(24) Ibid, Hadith: 48
(25) Ibid, hadith numbers: 121, 61, 90, 50, 75, 171, 211, 47
(26) Ibid, Hadith: 50
(27) Ibid, Hadith: 57, 38
(28) Ibid, Hadith: 43
(29) Ibid, Hadith: 27
(30) Al-Aidros, Abdul Qadir bin Shaikh bin Abdullah, Al-Nur al-Safar from Akhbar al-Qarn Xham, Dar Sadr, Vol. 1, 2001, p. 207
(31) Kashf al-Zanoon, Volume: 2, p.: 1780
(32) Faras Al-Al-Bayt, Volume: 1, Page: 331
(33) Kashf al-Zanoon, Volume: 2, p: 2007
(34) Katani, Muhammad Jafar, Al-Rasalat al-Mustafarfa, Dar al-Bashair, Vol. IV, 1406 AH, p. 191